بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف ادراک

حق تعالیٰ نے جہاں حضرت انسان کو مختلف اور متنوع جذبوں سے ہم کنار کیا، وہیں اسے، قوت گویائی اور طاقت نطق و بیان بھی عطا فرمائی، جس کے ذریعے انسان، اپنی مختلف قسم اور مختلف نوع کی کیفیات اور واردات قلبی کو عمدہ اور احسن طریقے سے بیان کرسکتا اور اس میں مختلف بیانیہ اسلوب اختیار کرسکتا ہے۔

پھر انسان نے...... صدیوں پہلے...... ''شاعری'' کا طریقہ اور انداز سیکھ لیا...... اور اپنے جذبوں اور اپنی واردات قلبی کو...... خوب صورت اور دل کش اور دل نواز سانچوں میں ڈھالنا شروع کر دیا، پھر نثر میں شاعری ہونے لگی اور یوں ادب کی تخلیق نے انسانوں کے لیے ایک نئے جہان کی تخلیق ممکن بنا دی.

نثری اور شعری ادب ہر طبقے اور ہر گروہ کے ہاں مقبول اور محبوب رہا اور ہر طبقے نے اس کی نشو و نما اور اس کی ساخت و پرداخت میں حصہ لیا، تاہم بعض طبقوں کو دوسروں پر خصوصی طور پر تفوق اور تقدم حاصل ہے۔

اسلامی تصوف (Mysticism) جہاں مسلم معاشرے کے لیے اور تحفے اور عطیے لیکر آیا، اور اس نے...... شہنشاہیت اور شخصی حکومتوں کے جبر و استبداد تلے بسنے والے لوگوں کو ایک گہوارۂ امن عطا کیا، ان کے زخموں پر مرہم رکھا، انہیں زبان دی اور جینے کا حوصلہ بخشا وہاں تصوف نے...... ادبی پہلو سے بھی ان کی رہنمائی کی اور انہیں بھرپور ذہنی توانائی عطا کی۔

پھر برعظیم پاک و ہند کے ادب کی جب بات کی جاتی ہے، تو یہاں جنم لینے اور نشو و نما پانے والے...... اسلامی تصوف نے علم و ادب کی جو خدمت کی وہ کسی بھی صاحب علم و فضل شخص سے مخفی نہیں ہے...... یہاں کے اکثر صوفیا اپنے دور کے نہ صرف شاعر اور ادیب تھے، بلکہ ''ادب'' پرور بھی تھے اور انہوں نے اپنے زیر سایہ علم و

ادب کو نہ صرف پروان چڑھایا، بلکہ اس کی حفاظت بھی کی اور اُسے موسمی آندھیوں اور طوفانوں سے محفوظ بھی رکھا.

ہندوستان میں پروان چڑھنے اور نشوونما پانے والے، اسلامی تصوف کا یہ مطالعہ دل چسپ بھی ہے اور فکر انگیز بھی، اسی بنا پر عالمی رابطہ ادب اسلامی پاکستان نے ۱۱-۱۲ مئی ۲۰۱۰ء کو پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، اور شعبہ عربی کے حسن تعاون کے ساتھ ''برعظیم پاک وہند کے صوفیانہ ادب اور عہد حاضر پر اس کے اثرات'' پر دو روزہ (۱۱-۱۲ مئی ۲۰۱۰ء)، قومی سیمینار منعقد کیا۔ یہ سیمینار انڈر گریجویٹ کالج کے الرازی ہال میں انعقاد پذیر ہوا۔ اس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت سابق صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ نے کی اور اس کے پہلے اجلاس میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران مہمان خصوصی تھے، اس کی کل 5 نشستیں ہوئی، جس میں ۴۵ حضرات نے اپنے خیالات مقالات کی صورت میں یا زبانی پیش کیے۔ (تفصیلی رپورٹ منسلک ہے)

تاہم مسلسل یاددہانی کے باوجود اکثر مقالہ نگاروں نے اپنے مقالات فائنل صورت میں پیش نہیں کیے۔

اس مجموعہ میں چند اہم اور وقیع مقالات پیش کیے جارہے ہیں، جس سے موضوع کی اہمیت کے ساتھ ساتھ، اس عنوان پر ہونے والی علمی اور فکری پیش رفت کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

انہی الفاظ کے ساتھ یہ شمارہ آپ کی خدمت میں پیش ہے، امید ہے کہ آپ اس کاوش کو پسند فرمائیں گے۔

شکریہ

شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ/ اگست ۲۰۰۱ء مدیر مسؤل